مرزاجی تشریف لیجاویں اور مناسب سمجھیں تو ۱۴۱۲ھ کے بعد رونق افروز ہوں جسے کچھ زیادہ دیر بھی نہیں کل ۸۵ برس باقی ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ ازالہ صفحہ ۱۹۳ پر مرزا صاحب اپنے آنے کا زمانہ چھٹا ہزار بتلاتے ہیں اور صفحہ ۳۱۱ سے معلوم ہوتا ہے کہ چھٹا ہزار ۱۲۷۴ھ کو پورا ہوچکا ہے اور مرزا صاحب ساتویں ہزار میں آئے ہیں۔ پھر ازالہ صفحہ ۱۸۶ پر اپنے آنے کا زمانہ سنہ ۱۳۰۰ھ ہجری بتلاتے ہیں ساتھ ہی صفحہ ۶۷۵ پر سنہ ۱۲۷۴ھ بتلا کر سنہ ۱۴۱۲ھ میں کو دپڑے ہیں۔ غالباً دروغ گوراحافظہ نباشد کا اثر ہے۔ ہم مرزا صاحب کو ان اختلافات کے اٹھانے کے لئے پانسو انعام دینگے۔ مرزائیو! اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ کوئی بھی تم میں عقلمند نہیں جو اس دیوانے کی بڑ کو سمجھے۔ یا تم نے اس بڈھے میاں سے عہد کر رکھا ہے کہ ؎

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بن سے دل مرا پھر جا + پھروں نہیں تجھ سے تو مجھ سے مرا خدا پھر جا +

مرقع کی قدردان

اس کی جدائی میں ایسے کچھ بے تاب ہوتے ہیں کہ اس کی تاریخ وصال کو بھی بھولجاتے ہیں۔ اکتوبر کے پرچہ کے ساتھ ہی نومبر کا پرچہ دونوں نمبر ایک ساتھ بھیجے گئے تھے جسکی وجہ بھی اسی پرچہ میں لکھی گئی تھی تاہم بعض قدردانوں نے نومبر کا پرچہ بڑی سختی سے طلب کیا ہے اسلئے وہ اکتوبر کے پرچہ کو دوبارہ ملاحظہ کریں

ہمارے احباب نے

(بجز دو تین کے) مرقع کی اشاعت میں آجتک کافی کوشش نہیں کی اب تو انکو اس بات کا بھی خیال کرنا چاہئیے کہ اگر مرزاجی نے صحیح جواب دیا (جسکی اُن سے توقع نہیں) تو مبلغ پانسو کا انعام آخر اسی مد سے انکو دینا ہوگا۔ پس ہمارے حضرات ہمارے لئے نہیں تو مرزا صاحب کو انعام دینے کے لئے ہے تو جتنے کم ازکم ایک ایک خریدار مہیا کریں تاکہ انعامی رقم پہلے سے طیار ہوسکے۔ امید ہے قدردانان مرقع اس اطلاع کو ضروری سمجھکر اسکو عملی صورت میں لائینگے۔

اطلاع

جو صاحب ہمت آٹھ خریدار مستقل پیدا کرینگے جنکی قیمت سال بھر کی دفتر میں پہنچ جائیگی تو انکو علاوہ ثواب آخرت کے ایک سال تک مرقع مفت دیا جائیگا۔